۸۶۹۲

ردّ السکّین

یعنی

حبل المتین کی تائید اور جناب مولوی محمد سعید صاحب بنارسی کے رسالہ کا جواب باصواب

مؤلفہ

علامۂ زمن جناب مولانا ابو الخیر محمد ظہیر الحسن صاحب شوق محدث نیموی عظیم آبادی

حسب الحکم

ناصر الملۃ امیر الامرا عالیجناب شیخ محمد بہاؤ الدین خان بہادر وزیر اعظم ریاست جوناگڑھ

باہتمام

خاکسار محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و قومی پریس و مہتم مآثر

سنہ ۱۳۱۲ ہجری

قومی پریس لکھنؤ میں چھپی

۱۳۱۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا

اما بعد خادم حدیث نبوی ابو الخیر محمد ظہیر احسن شوق نیموی عرض کرتا ہے کہ جب مین نے بحث آمین مین رسالہ حبل المتین لکھکر شایع کیا تو اللہ تعالی جلشانہ کی عنایت سے ملک پر اوسکا اتنا بڑا اثر پڑا کہ بہتیرے مذبذبین سنبھل گئے اکثر قائلین بالجہر کے خیالات پلٹ گئے۔ اہل علم مین سے کسی نے لکھا کہ بیشک یہ رسالہ نہایت قابل قدر تالیف ہوا ہی بعض جگہ تو ثبوت کی تحریر ایسی محققانہ طور پر ہے کہ پڑھنے کے وقت دل پر وجد کا عالم طاری ہو جاتا ہی اور کسی نے بالمشافہ مجھسے کہا کہ اس کتاب کا عنوان بیان کچھ ایسا اثر انگیز ہے کہ حد بیان سے باہر ہے۔ بالتحقیق سنا گیا کہ جب وہ رسالہ دہلی پہونچا تو بعض اکابر اہلحدیث نے کہا کہ البتہ تیرہ سو برس کے بعد یہ رسالہ بحث آمین مین قابل دید تالیف ہوا ہی بمقام چھپرہ جناب میانصاحب دہلوی کے ایک نامی شاگرد نے اپنے مجمع مین صاف کہدیا کہ یونتو ہم بھی اسکا جواب لکھ سکتے ہین اور آپ حضرات بھی مگر معقول جواب ذرا ٹیڑھی کھیر ہے۔ جب مخالفین نے دیکھا کہ عوام تو عوام خواص کے خیالات بدلے چلے جاتے ہین تو اوسکے جواب کے لیے جناب مولوی

محمد سعید صاحب بنارسی کو ابھارا۔ لوگون کے کہنے سننے سے وہ مجبور ہوے اور ناچار قلم اوٹھایا مگر جب
دیکھا کہ معقول جواب غیر ممکن ہے تو اپنے عجب چالاکیون کو راہ دی جہان کہین مین نے کتب قلمیہ کے حوالے دیے
ہین یہ خیال کر کے کہ یہ کتابین نادر ہین عوام یا خواص کو بھی انکا ملنا دشوار ہی۔ اصل کتاب کیطرف
کون مراجعت کرتا ہی آپ نے بے کھٹکے لکھدیا کہ یہ روایتین مولف کی گڑھی ہوئی ہین۔ کتابون کے
حوالے محض جھوٹے ہین لوگون کو دھوکا دینے کو یہ عام فریب جملہ کافی تھا مگر اسپر آپ نے طرہ یہ بھی
کیا کہ جابجا راویون کو بدلکر احادیث آمین بالاخفا پر جرح و قدح کردی اور بیشتر میری عبارت کا مطلب
ردوبدل کر کے بحث شروع کردی جب کتاب ختم کر چکے تو دہلی اور خدا جانے کہان کہان ملاحظہ کے لیے
بھیجی جب چند لوگون کی نظر سے گزر چکی تو چھپوا کر شایع کی جسکا نام سکین رکھا ہی۔ اور دیانت
و انصاف کی گردن پر چھری پھیری ہی۔ مجھے سخت تعجب ہی کہ ہر چند یہ رسالہ چند علما کی نظر سے گزر کے
چھپا ہے مگر پھر بھی بقدر یہ لوچ لچر ہے کہ حد بیان سے باہر ہے۔ حبل المتین کے دیباچہ کی عبارت
ہے وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ قَالَ اِنْ خَتَمَ بِآمِیْنَ فَقَدْ اَوْجَبَ وَھُوَ رَسُوْلُہٗ مُحَمَّدُ نِ الْمُصْطَفٰی
وَالسَّلَامُ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَمَنْ سَلَکَ عَلٰی طَرِیْقَتِہٖ وَاصْطَفٰی معترض صاحب اسپر
یون خامہ فرسائی کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا
تسلیما سورۂ احزاب پارہ ۲۲ ترجمہ اے ایمان والو درود بھیجو حضرت پر اور سلام بھیجو
سلام بھیجنا۔ اللہ تعالی نے اس آیت مین دو باتون کا ارشاد فرمایا ہے ایک صلوۃ دوسرے سلام
بھیجنے کا حضرت پر۔ حضرت نیموی صاحب نے خالی صلوۃ ہی پر اکتفا فرمایا اور سلام کو ترک فرماکر
قول اللہ تبارک و تعالی کا خلاف کیا۔ حضرات ناظرین معترض صاحب کے علم و فہم کی ذرا داد دین
کہ مین نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین صرف صلوۃ پر اکتفا کی ہی تو یہ خلاف قرآن پاک
ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور علما کو جانے دیجیے خود آپ کے استاد جناب میان صاحب دہلوی
معیار الحق مین لکھتے ہین ونصلی علی نبیک محمد الذی اوجبت علینا اتباعہ
وجعلتہ لنا ھادیا وسراجا منیرا دیکھیے یہان صرف نُصَلِّی ہے نُسَلِّمُ نہین ہی تو کیا مولف

معیار الحق نے بھی خلاف قرآن مجید و فرقان حمید کیا ہی - اسکو جانے دیجیے خود آنحضرت نے اللھم
صل علی محمد نماز مین پڑھنے کو تعلیم فرمایا ہے تو کیا یہ درود شریف بھی مخالف قرآن پاک ہے
نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ اسی طرح جابجا آپ نے عجب عجب شگوفے چھوڑے ہین کہ بیساختہ ہنسی
آتی ہی آپ کا رسالہ کیا ہی گویا کشت زعفران ہی اور سب سے زیادہ شکایت مجھے اس امر کی ہی کہ مین نے
حبل المتین کو نہایت تہذیب کے پیرائے مین لکھا ہی مگر آپ نے بدتہذیبی کو یہانتک دخل دیا ہی
کہ لوح پر اپنے رسالہ کو واسعہ اساس متبدعین لکھا ہی مین آپ کے اس رسالہ کا مستقل جواب انشاء اللہ
تعالی باطمینان لکھونگا مگر سردست آپ نے جو لوگون کو دھوکے مین ڈالنے کے لیے میرے حوالے جھوٹ
قرار دیے ہین اور مجھپر یا بعض علمائے احناف پر کذب و افترا کا بہتان باندھا ہی اور راویون پر
بیجا جرح و قدح کرکے احادیث آمین بالاخفا کی تضعیف کی ہے اوسکے متعلق اشہب قلم کو
جولان کرتا ہون وما توفیقی الا باللہ -

پہلا بہتان

مولف نے صفحہ ۸ مین لکھا ہے کہ صحیح ابن خزیمہ مین بروایت انس مرفوعاً مروی ہی اعطانی
ثلاثا لم یعطہ احداً من النبیین قبلی الا ان یکون اللہ قد اعطاہ ہرون
یدعو اموسیٰ ویومن ہرون قال المعترض صحیح ابن خزیمہ کا نسخہ
ہند تو کیا عرب مین بھی نہین ہے خاکسار نے مدینہ منورہ کے کتب خانون و مکہ معظمہ کے کتبخانونکو
صحیح ابن خزیمہ کی تلاش مین چھان ڈالا کہین اسکا پتہ نہ پایا - بڑے بڑے محدثین سابقین
کو دیکھنا اسکا نصیب نہین ہوا حافظ ابن حجر نے ایک ربع صحیح ابن خزیمہ کا دیکھا ہی ناظرین
منصفین خیال فرماوین کہ جھوٹے و غلط حوالہ دینے مین نیموی صاحب کیسے مشاق ہین اصل
امر یہ ہی کہ صحیح ابن خزیمہ مین یہ روایت نہین ہی بلکہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین اور حافظ ابن
کثیر نے تفسیر ابن کثیر مین اس روایت کو بحوالہ ابن مردویہ کے نقل کیا ہی الخ اقول سخت تعجب ہی کہ
آپ کی نظر اقدس سے صحیح ابن خزیمہ گزری تک نہین اور صرف اسوجہ سے کہ حافظ ابن حجر وغیرہ نے

بحوالہ ابن مردویہ اسکو نقل کیا ہی آپ نے بے کھٹکے یہ حکم لگا دیا کہ یہ روایت صحیح ابن خزیمہ مین نہین ہے۔ اس کے متعلق زیادہ کیا کہون اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اور عقل سلیم عطا کرے دیکھیے حافظ منذری کی کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ مطبع فاروقی کے صفحہ ۱۰۲ مین یہ حدیث بایں عبارت موجود ہی عن انس قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلوسا فقال ان اللہ قد اعطانی خصالا ثلثۃ اعطانی صلوٰۃ فی الصفوف واعطانی التحیہ انہا التحیۃ اہل الجنۃ واعطانی التامین ولم یعطہ احدا من النبیین قبلی الا ان یکون اللہ قد اعطاہ ہارون یدعو موسیٰ ویؤمن ہرون رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ من روایۃ زربی مولی ال المہلب وقد تردد فی ثبوتہ لیجیے اس سے کما حقہ ثابت ہو گیا کہ عبارت منقولہ صحیح ابن خزیمہ مین ہی اور ضرور ہی۔ فرمائیے آپکا بہتان کیسا ہبیاء منثورا ہو گیا۔

دوسرا بہتان

مولف نے صفحہ ۱۶ مین لکھا ہی کہ بخاری کے استاد حمیدی نے اپنی مسند مین روایت کی ہی حدثنا سفیان بن عیینۃ نا سعید المقبری عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال ولا الضالین رفع صوتہ وقال امین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول قال المعترض یہ حدیث ان الفاظ سے مسند حمیدی مین نہین ہے۔ اور نہ آپ نے کسی معتبر کتاب کا حوالہ دیا کہ آپ نے کس کتاب کے واسطہ سے یہ حدیث نقل کی ہی اور اگر اصل کتاب سے نقل کی ہی تو وہ اصل کتاب کہان ہی کس شخص کے کتاب خانہ مین ہی اقول افسوس ہی کہ حدیث کے باب مین آپ حضرات کے دعویٰ بہت کچھ ہین مگر پھر بھی مسند حمیدی کا پتہ نہ لگا۔ خیر اسی رد وقدح کے ذریعہ سے آپ لوگون کو نایاب کتابون کا پتا تو ملجائے۔ بہرکیف ہندوستان مین ایک نہین بلکہ مسند حمیدی کے تین نسخے ہین۔ ایک نسخہ الکری جناب مولانا مولوی محمد سعید صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن کے کتبخانے مین۔

دوسرا نسخہ میرے مکرم دوست جناب مولوی شیخ احمد مکی محدث جنکا اکثر قیام بھوپال مین رہتا ہے اور جنکا ذکر روئداد جلسہ دستار بندی مدرسہ فیض عام کانپور منعقدہ ۱۳۱۲ھ صفحہ ۱۲ مین ہوا جنکے الیفات سے بعض کتابین چھپکر شایع ہو چکی ہین اونکے پاس ہے مگر یہ نسخہ پورا نہین ناقص ہے تیسرا نسخہ شفیقی مولوی عبدالحق صاحب ساکن کرنول ضلع مدراس کے پاس ہے۔ مینے وہ حدیث اسی کرنول کے نسخہ سے نقل کی ہی اوسمین بعینہ وہ روایت موجود ہی **ثم قال** عبارت فتح الباری سے معلوم ہوا کہ یہ زیادتی حتے یسمع من یلیہ من الصف الاول ابوداؤد کی روایت مین ہی نہ حمیدی کی روایت مین حضرت نیموی صاحب تو ایسے کامون مین بڑے شیر بہادر ہین اس زیادتی کو حمیدی کی روایت مین بھی لگا دیا ہی **اقول** مین مانتا ہون کہ فتح الباری مین زیادہ نہ زادا مگر یہ تو فرمائیے کہ ابن حجر کے حوالہ ندینے سے یہ کیونکر ثابت ہو گیا کہ وہ آخر کا ٹکڑا مسند حمیدی کے کسی نسخے مین نہین۔ دیکھیے زرقانی کی شرح موطا مطبوعہ مصر مین یہ عبارت موجود ہی کہ للحمیدی من طریق سعید المقبری وابی داؤد من روایۃ ابی عبد اللہ بن عم ابی ہریرۃ کلاھما عن ابی ھریرۃ نحوہ بلفظ اذا قال ولا الضالین رفع صوتہ وقال امین حتے یسمع من یلیہ من الصف الاول معترض صاحب ذرا انصاف سے دیکھیے کہ علامہ زرقانی کے کلاھما کہہ دینے سے صاف ثابت ہو گیا کہ آخر کا ٹکڑا مسند حمیدی مین ضرور ہی۔ اور آپنے جو یہ لکھا ہی کہ زرقانی کا ماخذ فتح الباری ہی بجز مضحکہ طفلان اور کیا کہا جا سکتا ہی اور سب سے طرفہ تو یہ ہی کہ صفحہ ۲ مین جو مولف نے حمیدی کی اس روایت کا آخر ٹکڑا قال امین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول نقل کیا ہی اور اوپر کا ٹکڑا نہین لکھا تو آپنے دونون روایتون مین مخالفت ثابت کی ہی۔ عجیب بات ہی کہ نصف حدیث نقل کرنے سے مخالفت ہو گئی **ثم قال** صہ پہلے راوی اسکے سفیان بن عیینہ ہین وہ جب سعید مقبری کے پاس گئے تو اوسوقت سعید مختلط ہو گئے تھے ابن عیینہ نے اون سے اخذ نہین کیا۔ حافظ ذہبی میزان الاعتدال مین فرماتے ہین قلت ما احسب ان احدا اخذ عنہ فی الاختلاط فان ابن عیینۃ اتاہ فرای لعابہ

یسبل فلم یحمل عنه الی قوله اے ناظرین اب آپ انصاف کرلین کہ سفیان نے تو سعید سے کچھ اخذ ہی نہین کیا پھر کیسی جرات سے حضرت شوق صاحب نے اس سند کو گڑھا **اقول** آپکے علم و فہم پر خدا رحم فرمائے ذہبی کی عبارت سے یہ کہان نکلتا ہی کہ سفیان نے سعید سے قبل اختلاط بھی کچھ اخذ نہین کیا۔ اگر سفیان نے ان سے کچھ اخذ ہی نہین کیا تو پھر اس جملہ کے لکھنے کا فائدہ کیا ہوگا۔ مطلب صاف ہے کہ بعد اختلاط عقل سعید مقبری سے کسی نے کچھ اخذ نہین کیا۔ اسپر یہ شبہ وارد ہوتا تھا کہ عجب کیا کہ سفیان نے بعد اختلاط کچھ اخذ کیا ہو کیونکہ انھون نے اونکی آخر عمر پائی ہی اس شبہ کے دفع کرنے کو علامہ ذہبی نے یہ کہا کہ سفیان بن عیینہ سعید کے پاس آئے اور منھ سے لعاب بہتے ہوے دیکھا تو اونسے کچھ اخذ نہین کیا غرضکہ ذہبی کے اوس قول سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بعد الاختلاط سفیان نے سعید سے کچھ روایت نہین کی آہ افسوس ہی کہ حضرت معترض نے سیاق و سباق کا کچھ لحاظ نہین کیا اور دھڑسے لکھدیا کہ سفیان نے سعید سے کچھ اخذ نہین کیا۔ جناب والا پہلے فن مین کچھ ممارست پیدا کر لیجیے پھر منھ کھولا کیجیے **ثم قال** خدا جانے اصل سند کیا ہی مگر یہ سند تو خود حضرت نے گڑھ لی ہے اسمین کسی طرحکا شک و شبہ نہین **اقول** پہلے آپ مسند حمیدی کی طرف مراجعت کرلین جب اوسمین کوئی اور سند پائین تو مجھپر الزام لگائین۔ آپ کی دریدہ دہنی ملاحظہ فرمائیے کہ مسند حمیدی خواب مین بھی نہین دیکھی اور مجھپر سند گڑھ لینے کا بہتان باندھ دیا۔ اب رہا نہین جاتا اتنا یہ بھی سن لیجیے کہ زرقانی وغیرہ کی عبارت سے اتنا تو ضرور ثابت ہوا کہ اس حدیث کو ابو ہریرہ رضہ نے روایت کیا ہے اور ابو ہریرہ سے سعید مقبری رحمہ نے۔ دو راوی تو ثابت ہو گئے۔ رہے سفیان بن عیینہ تو جسنے مسند حمیدی دیکھی ہے وہ خوب جانتا ہے کہ حمیدی نے اس مسند مین ہر جگہ سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے نہ کسی اور شیخ سے حقیقت مین وہ مسند حمیدی مسند سفیان بن عیینہ ہے پس حمیدی کی روایت مین سفیان اور سعید اور ابو ہریرہ کا ہونا ضرور ہے

تیسرا بہتان

مولف نے صفحہ ۲۶ مین لکھا ہے کہ امام طحاوی نے معانی الآثار کے باب قرأت بسم اللہ مین
روایت کی ہے حدثنا سلیمٰن بن شعیب الکیسانی قال حدثنا علی بن معبد قال
حدثنا ابوبکر بن عیاش عن ابی سعید عن ابی وائل قال کان عمرؓ و علیؓ لا یجہران
ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بآمین **قال المعترض** اصل
نسخون طحاوی مین یہ جملہ ولا بالتعوذ ولا بآمین نہین ہی اسکو مولوی وصی احمد صاحب
محشی نے زیادہ کیا ہے الخ **اقول** استغفر اللہ جب آپ نے دیکھا کہ اس اثر سے مسئلہ آمین بالجہر
بالکل ضعیف ہوا جاتا ہی کیونکہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کی ترک جہر سے یہ ضرور نکلتا
ہے کہ آنحضرت کا فعل بھی یہی نہین ہوگا کیونکہ یہ لوگ خلاف فعل نبوی نہین کر سکتے۔ اور
چھپے ہوئے نسخون مین یہ آخر کا ٹکڑا موجود ہی ہم پر تو گڑھ لینے کا الزام لگا نہین سکتے تھے
چالاکی سے جناب مولوی وصی احمد صاحب سورتی پر جو طحاوی کے محشی و مصحح ہین بڑھا دینے
کا بہتان لگا دیا بندۂ خدا کچھ شرم و حیا ہی یا نہین آپ ناحق لوگون پر افترا کرتے ہین کیا
اس بہتان کا گناہ آپ کے لیے معاف ہی۔ ہمارے شہر پٹنہ مین جناب مولوی خدا بخش خان
صاحب بہادر وکیل پٹنہ کا کتبخانہ مشہور و معروف ہی وہان معانی الآثار طحاوی کا
پُرانا قلمی نسخہ موجود ہے اوسکی جلد اول ورق ۶۳ سطر ۶ مین یہ اثر بعینہ موجود ہے
اسکے علاوہ دوسرا نسخہ جناب مولوی سید فضل الرحمٰن صاحب رئیس اعظم پٹنہ محلہ
باقر گنج کے کتبخانہ مین بھی موجود ہی اوسکی جلد اول ورق ۱۰۶ سطر ۱ مین یہ ٹکڑا بعینہ مرقوم
ہے ان دونون قلمی نسخون کے باب قرأت بسم اللہ مین جسکا جی چاہے آکر دیکھ لے کہ
ولا بالتعوذ ولا بآمین کا ٹکڑا ہے یا نہین۔ خیر ان قلمی نسخون کو جانے دیجیے شیخ
عبدالحق محدث دہلوی مرحوم نے لمعات مین لکھا ہے وروی السیوطی فی
جمع الجوامع عن ابی وائل قال کان عمرؓ و علیؓ لا یجہران بالبسملۃ ولا بالتعوذ

وکہا با مبلن ردا لا ابو جعفر الطحاوی وابن شاہین فی السنن یہ عبارت جناب
مولوی خدابخش خان صاحب کیل پٹنہ کے قلمی نسخہ لمعات سے نقل ہوئی ہے اور بعینہ یہ
عبارت بحوالہ لمعات مشکوۃ شریف کے حاشیہ پر چھپ بھی گئی ہے اب صاف ثابت ہوگیا
کہ وہ آخر کا ٹکڑا طحاوی میں بھی ضرور ہی۔ اب حضرات ناظرین انصاف فرمائین کہ جب
محشی صاحب سے کئی سو برس پیشتر اس اثر کا طحاوی میں ہونا حافظ سیوطی شافعی لکھگئے
ہین پھر یہ اتہام کہ مولوی وصی احمد صاحب محشی نے بڑھادیا ہی کسقدر لغو ہی۔ حضرت معترض
صاحب سچ فرمائیے اب بھی آپ کو افترا و بہتان پر کچھ ندامت ہوئی یا نہین **ثم قال** آگے
اس سند مین دو راوی متکلم فیہ ہین **اقول** حضرات ناظرین خوب یاد رکھین کہ جناب معترض
صاحب نے صرف دو راویون کے مجروح و متکلم فیہ ہونے کا دعوے کیا ہی **ثم قال** آگے اول
سلیمان بن شعیب انکو ذہبی نے وضعین مین لکھا ہی یعنے یہ احادیث بنالیتے تھے نیز ذہبی
انکے حق مین لکھتے ہین قال ابن یونس یروی مناکیر و قال العقیلی حا... غیر محفوظ
اقول ذرا حضرات ناظرین معترض صاحب کی دیانت ملاحظہ فرمائین میزان الاعتدال سے
جو جرحین آپ نے نقل کی ہین وہ بنام سلیمان بن شعیب بن لیث بن سعد مصری ہین اور
امام طحاوی کے شیخ کا نام سلیمان بن شعیب کیسانی ہی چنانچہ روایت مذکورہ مین کیسانی کا لفظ
موجود ہی اور اونکے دادا کا بھی نام سلیمان ہی نہ لیث چنانچہ خود امام طحاوی نے معانی الآثار
کے باب مس الذکر مین یون روایت کی ہے حدثنا سلیمان بن شعیب بن سلیمان
الکیسانی انکا ترجمہ میزان مین مذکور ہی نہین آپنے عوام کو دھوکا دینے کے لیے سلیمان
مصری پر جو جرحین ہوئی ہین او نکو کیسانی کیطرف منسوب کردیا استغفر اللہ ثم استغفر اللہ
یون تو خود آپ کے ہمشرب رحیم آبادیون نے آپکو کاذب و سارق بہت کچھ لکھا ہی مگر مجھے
اعتماد نہین آتا تھا مگر اب مجھے یقین ہوگیا کہ آپ ایسے امور مین ید طولے رکھتے ہین اور بنحوا
المرء یقیس علی نفسہ دوسرون کو بھی اپنی ہی طرح جھوٹا سمجھتے ہین **ثم قال** دوسرے راوی

ابوبکر بن عیاش ہیں آخر عمر میں انکا حافظہ خراب و مختلط ہو گیا تھا اقول ابوبکر بن عیاش
راویان بخاری سے ہیں صحیح البخاری کے آخر کتاب الجنائز میں یہ روایت موجود ہے حدثنا
محمد اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا ابوبکر بن عیاش الخ اور میزان میں علامہ ذہبی نے
صاف لکھدیا ہے وقد اخرج لہ البخاری وھو صالح الحدیث۔ پہلے آپ اسکو تسلیم
کرلیں کہ صحیح بخاری میں بعض ضعیف حدیثیں بھی ہیں پھر منہ کھولیں۔ آپ حضرات کی
عجیب حالت ہے کہاں تو یہ کہا کرتے ہیں کہ صحیحین میں کوئی حدیث ضعیف نہیں اور جب کوئی
روایت خلاف پیش ہوتی ہے تو راویان صحیحین پر بھی ہاتھ صاف کردیا کرتے ہیں ثم قال
تیسرے راوی ابوسعید بن مرزبان کوفی بقال ہیں جنکے حق میں خلاصہ میں لکھا ہے قال
النسائی ضعیف و قال الذہبی ما علمت احدا وثقہ اقول پہلے حضرات ناظرین
جناب معترض کی خبط بیانی ملاحظہ فرمائیں کہ اوپر آپ نے یہ دعوی کیا کہ اس سند میں دو راوی
متکلم فیہ ہیں۔ اور دو راویوں پر آپ جرح و قدح بھی کرچکے اب یہ تیسرا راوی متکلم فیہ
کہانسے آگیا۔ اب آپ کے علم الرجال کا حال سنیں کہ طحاوی کی روایت میں ابوسعید ہیں
نہ ابوسعد اور سعید بن مرزبان جنکے حق میں جرحیں منقول ہیں اونکی کنیت ابوسعد ہے
نہ ابوسعید علامہ ذہبی نے میزان [ص ۳۴۹] میں لکھا ہے سعید بن المرزبان ابوسعد البقال
الاعور اور میزان کے باب الکنی [ص ۴۲۹] میں ہے ابوسعد البقال سعید بن المرزبان اور
کاشف میں لکھا ہے سعید بن المرزبان العبسی ابوسعد البقال الکوفی الاعور
اور تہذیب میں لکھا ہے سعید بن المرزبان العبسی الکوفی ابوسعد البقال الاعور
مولی حذیفۃ الیمان اور حافظ ابن حجر نے تقریب [ص ۱۳۹] میں لکھا ہے سعید بن مرزبان
العبسی مولاہم ابوسعد البقال الکوفی الاعور اور اسی تقریب کے باب الکنی [ص ۴۲۱]
میں لکھا ہے ابوسعد البقال ھو سعید بن المرزبان باب الکنی کی عبارتوں سے اسکا
وہم بھی جاتا رہا کہ شاید ابوسعید کے عوض ابوسعد سہو کاتب ہو کیونکہ باب الکنی میں حروف

تھی کہ عبارت ہے جن جن لوگون کی کنیت ابوسعد ہی اونکو ایک جگہ اور جنکی کنیت ابوسعید ہے اونکو ایک جگہ لکہا ہے سعید بن مرزبان کی کنیت ابوسعد کے طبقہ مین لکھا ہی لہذا کسی طرح سے کاتب کا وہم بھی نہین ہو سکتا۔ پس کما حقہ ثابت ہو گیا کہ سعید بن مرزبان کی کنیت ابو سعد ہے نہ ابوسعید۔ خلاصۃ التذہیب جسکی تھوڑی سے عبارت آپ نے نقل کی ہی وہ اسوقت باوجود تلاش کہین نہین ملی خدا جانے اوسمین کیونکر ہی اگر بالفرض ابو سعید ہے تو یقیناً چھاپنے والون کی غلطی ہے کیونکہ اولاً ابن حجر نے اونکی کنیت ابوسعد لکھی ہے ثانیاً ذہبی نے بھی میزان اور کاشف دونون مین ابوسعد لکھا ثالثاً خلاصہ کی اصل تذہیب ہے اور تذہیب مین سعید بن مرزبان کی کنیت ابوسعد لکھی ہے المختصر طحاوی کی روایت مین ابوسعید ہین اونکے حق مین سعید بن مرزبان پر جو جرحین ہوئین ہین وہ کچھ مضر نہین ہاں ابو یحیٰی علی بن اقدادی ذرا بقی—

چوتھا بہتان

مولف نے صفحہ ۲ مین لکھا ہی کہ اس اثر کو ابوجریر طبری نے تہذیب الآثار مین یون روایت کیا ہے حدثنا ابو کریب ثنا ابوبکر ابن عیاش عن ابی سعید عن ابی وائل قال لم یکن عمر و علی یجہران ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بآمین قال المعترض یہ اثر بھی بعض متعصب حنفیون کی گڑھت ہے کتب متقدمین محدثین مین اسکا پتہ نہین ہے

اقول حافظ زیلعی کے استاد علامہ علاء الدین ترکمانی نے جوہر النقی مین بعینہ اسکو از تہذیب الآثار طبری اسکو نقل کیا ہے اور حافظ عینی نے بھی اسکو شرح صحیح بخاری مین نقل کیا ہی مگر اوسمین ابوکریب کا نام نہین جو غالباً سہو کاتب ہی بہرکیف ایسے متبرک علما کے حق مین گڑھت کا اتہام بجز دریدہ دہنی اور کیا کہا جا سکتا ہی۔ خیر یہ لوگ تو حنفی تھے ان لوگون نے گڑھ لیا مگر اسکا کیا جواب ہی کہ جمع الجوامع مین حافظ سیوطی شافعی نے بھی اس اثر کی نسبت یہ لکھا ہی کہ رواہ ابوجریر والطبری ورواہ ابن شاہین فی السنن اس عبارت سے بھی صاف ثابت ہی کہ

Scanned with CamScanner

کہ ابو جریر طبری جامع تہذیب الآثار نے بھی اس اثر کو روایت کیا ہی ثم قال اگر آپ
سچے ہین تو اصل کتاب تہذیب الآثار سے اس اثر کو دکھلا دیجیے یا کسی کتب خانہ معروف
کا حوالہ دیجیے کہ فلان جگہ یہ کتاب تہذیب الآثار موجود ہی اقول آپ اسی ذریعہ سے مجھسے
نایاب کتابون کا پتہ دریافت کر لیجیے بہر کیف خاص شہر پٹنہ مین ایک نامی کتبخانہ ہے
جسمین ہزارون قلمی کتابین ہین پہلے اوسکے مالک ایک ذی علم شخص تھے اب اونکی لڑکیان
قابض ہین اوس کتبخانہ مین تہذیب الآثار موجود ہے آپ اوسمین دیکھ لین ثم قال
معہذا اسکی سند مین ابو بکر بن عیاش و ابو سعید بقال موجود ہین حال اونکا پہلے لکھا گیا ہے
اقول اسکا جواب بھی تیسرے بہتان مین لکھا گیا اور آپ کی قابلیت ظاہر کی جاچکی۔

پانچوان بہتان

مولف نے صفحہ ۲ مین بحوالہ معجم کبیر طبرانی یہ اثر نقل کیا ہے حدثنا محمد بن عبد اللہ
الحضرمی ثنا احمد بن یونس ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی سعید البقال عن ابی
وائل قال کان علی وعبد اللہ لا یجہران ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا
بالتعوذ ولا بآمین مین نے اس اثر کی نسبت لکھا ہے کہ اسکو پنجاب کے نسخے سے نقل کیا ہے
قال المعترض یہ اثر بھی آپ کی گڑھت ہی کتب حدیث مین اس اثر کا کہین پتا
نہین ہے حافظ زیلعی شیخ ابن الہمام عینی حافظ ابن حجر بڑے بڑے مخرج حدیث کے گذر
گئے جنھون نے اثر ابن مسعود کو تلاش کیا کسی نے آجتک معجم طبرانی کا حوالہ ندیا۔ اب بتائیے
تو سہی پنجاب کے کس شہر مین یہ نسخہ طبرانی کا تھا اور کس شخص کے کتاب خانہ مین اگر آپ سچے
ہین تو پورا پتہ لکھیے اقول حضرات ناظرین معترض صاحب کی دریدہ دہنی ملاحظہ فرمائین
کہ آپ کی نظر سے معجم کبیر گزری تک نہین اور صرف اس سبب سے کہ زیلعی وغیرہ نے معجم کبیر کا
حوالہ نہین دیا آپ نے مجھپر گڑھ لینے کا اتہام لگا دیا۔ خفاجی کے حاشیہ بیضاوی مطبوعہ
مصر مین یہ عبارت موجود ہی اخرج الطبرانی فی الکبیر عن ابی وائل قال کان علی

وعبد اللہ بن مسعود لا یخبھران بالنا ہین جب حاشیہ خفاجی مین حوالہ موجود
ہی تو مولف کی گڑھت کیونکر ہوگئی۔ اور معجم کبیر کا جو پتہ پوچھا ہے لیجیے ہم بتائے دیتے
ہین مگر ہمارا یہ احسان آپ حضرات کو ماننا پڑیگا کہ صرف نایاب کتاب کا پتہ نہین بلکہ
ایک عظیم الشان کتبخانہ کا نشان بتائے دیتے ہین۔ پنجاب کے علاقہ شہر بہاولپور
مین جناب مولوی شمس الدین مرحوم کا نامی کتبخانہ ہے جسکے مالک آجکل مکرمی جناب
مولوی نور احمد صاحب خلف جناب مولوی شمس الدین مرحوم رئیس بہاولپور ہین اونکے
کے کتبخانہ مین معجم کبیر بخط ولایت موجود ہے مین نے اس کتاب کے لیے اپنے شاگرد منشی
خدا بخش صاحب طالب ملتانی کو شہر ملتان سے بہاولپور بھیجا تھا اور وہان سے نہایت
جانفشانی و عرق ریزی کے ساتھ معجم کبیر منگوائی اور تمام و کمال دیکھ گیا اور اثر مذکور
کو بضمن آثار عبد اللہ بن مسعود نکالا۔ جناب معترض صاحب صرف اس کتبخانے پر
کیا موقوف ہی اللہ کے فضل و کرم سے ایسے ایسے نامی کتبخانون کی اطلاع رکھتا ہون
کہ بڑے بڑے شائقین حدیث کو جنکی خبر تک نہین اور بیشک میرے لیے بہت بڑا فخر ہے
کہ ایسی ایسی نایاب کتابین نظر سے گزرین ہین جنکے دیکھنے کو لوگون کی آنکھین ترستی
ہین **ثم قال** سند جو آپ نے گڑھی ہے اوسمین ابو سعید بقال و ابو بکر بن عیاش ضعیف
ہین **اقول** بغیر اصل کتاب دیکھے ہوے اتہام و بہتان سے توبہ کیجیے اور ہزار بار توبہ کیجیے
ابو سعید اور ابو بکر بن عیاش کے متعلق تیسرے بہتان مین کما حقہ بحث لکھی جاچکی۔

چھٹا بہتان

مولف نے صفحہ ۶ مین لکھا ہی کہ مسند امام احمد مین ہے حدثنا عبد اللہ قال حدثنی
ابی ثنا محمد بن فضیل ثنا عاصم عن ابی عثمن قال قال بلال یا رسول اللہ
لا تسبقنی بامین **قال المعترض** اصل نسخہ مسند امام احمد مین ہی قال بلال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبقنی بامین چنانچہ یہ روایت سنن کبرےٰ کے

Scanned with CamScanner

واسطہ سے پہلے منقول ہوئی۔ اب ناظرین ذرا دیانت وامانت حضرت نیموی صاحب کا
اندازہ فرماوین اوراسپراور روایات منقولہ غیر معروفہ کو قیاس کرین اقول وقت تالیف
حبل المتین اللہ تعالے کی عنایت سے مجھے مسند امام احمد کے متعدد نسخے ملے اور ہر ایک
مین یہ حدیث اوسی طرح پائی جسطرح مین نے نقل کی ہے۔ اور نسخون کو جانے دیجیے
جناب مولوی خدابخش خان صاحب وکیل پٹنہ کے کتبخانہ مین مسند کے چند ٹکڑے موجود
ہین نسخہ نمبری ۶۲ مین یہ حدیث بعینہ موجود ہے اسکے علاوہ اس شہر مین مسند کا ایک اور
پورا نسخہ موجود ہی جسکی کیفیت یہ ہے کہ جناب مولوی محمد محسن مرحوم ساکن خضرچک ضلع
مونگیر کے کتبخانہ مین اسکا پورا نسخہ تھا۔ ہمارے شہر عظیم آباد محلہ صدر گلی کے نامی رئیس
جناب میر احمد حسین مرحوم نے اوسکی نقل کرانا شروع کی تین جلدین لکھی جاچکی تھین کہ
اونکا انتقال ہوگیا خضرچک کے نسخے کی جلد رابع آجتک اونھین کے کتبخانے مین ہے
مین نے احتیاطاً پھر اس نسخہ کیطرف بھی مراجعت کی تو جلد رابع ورق ۸۸ مین وہ حدیث
بعینہ پائی۔ جسکا جی چاہے ہمارے شہر کے ان دونون قلمی نسخون مین جو نہایت پرانے
ہین آکر حدیث مذکور دیکھ جاے۔ اب مین پوچھتا ہون کہ معترض صاحب نے جسطرح
حدیث نقل کی ہے کس نسخے مین ہے اور اگر کسی نسخہ مین ہے تو عبارت منقولہ کی ترکیب
کیا ہے قاعدے سے وہ عبارت ہرگز درست نہین اور فرد تو یہ ہی کہ آپ نے جو عبارت جوہر
بیہقی نقل کی ہے وہ اور ہی طرح ہے ان ھذا لشئ عجاب

ابحاث متفرقہ

حضرت معترض صاحب احادیث کے متعلق جسقدر آپ نے افترا و بہتان کیئے ہین
اون سب کا جواب باصواب ہوچکا۔ اب کچھ اور باتین ملاحظہ ہون صفحہ ۹۸ مین جو آپنے
آنحضرت وغیرہ کے آہستہ درود پڑھنے کا دعوے کیا ہے ذرا ارشاد ہو کہ کس حدیث مین مذکور ہے
کہ آنحضرت صلعم وغیرہ درود آہستہ پڑھا کرتے تھے۔ مین بآواز بلند کہتا ہون کہ آپ کیا اگر

آپ کے جمیع ہم مشرب ملکر چاہین کہ حدیث سے نماز مین درود آہستہ پڑھنا ثابت کردین
تو دشوار ہے جب آپ حضرات کے نزدیک قولوا جہر پر دال ہو تو چاہیے کہ بفحواے
حدیث صحیحین قولوا اللھم صل علی محمد الخ درود شریف کو بھی بالجہر پڑھا کیجیے صفحہ ۱۱
مین جو بحوالہ دُرِّ مختار و شامی یہ لکھا ہی کہ اگر دو ایک مردنے سنا تو جہر نہین وہین پر مین نے
یہ بھی لکھدیا ہی کہ اس قسم کی قرات اصطلاح فقہا مین جہر نہین کہلاتی یعنے اگر کوئی شخص
نماز سریہ مین اسطرح قرات کرے کہ سانس کی حرکت سے دو ایک لوگ سن لین تو وہ
قرات سریہ ہی نہ جہریہ ہی سجدہ سہو لازم نہین اور صفحہ ۴۴ مین جو مین نے یہ لکھا ہی کہ دو
ایک شخص کے بھی سننے کی حالت مین جہر کا اطلاق ہوتا ہی یہان محاورے سے بحث ہی
آپ نے جو دونون مین منافات ثابت کی ہی اور دریدہ دہنی سے دروغ گو را حافظ نباشد
ارشاد فرمایا ہی یہ آپ کی فہم مبارک کی خوبی ہی افسوس ہی کہ آپ حبل المتین کے مطالب
بھی بخوبی سمجھنے پر قادر نہین اور خواہ مخواہ رد لکھنے پر آمادہ ہوگئے صفحہ ۴۶ مین جو ابوداود
کی حدیث سکتہ پر آپ نے یہ اعتراض کیا ہے کہ یزید ضعیف ہین پہلے یہ ارشاد ہو کہ
آپ کس یزید کو سمجھے ہین اس نام کے بہتیرے رُواۃ ہین پہلے متعین کریجے پھر
جواب باصواب لیجیے۔ اور قتادہ باوجود مدلس ہونے کے مقبول ہین دیکھو ذہبی
نے میزان مین لکھا ہے مع ھذا فاحتج بہ اصحاب الصحاح ولا سیما اذا قال
حدثنا اور حسن بصری کا سماع سمرہ بن جندب سے ثابت ہے ایسی حالت مین کوئی
تدلیس کچھ مضر نہین حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین لکھا ہی وھو مدلس فلا یحتج
بقولہ عن فی من لم یدرکہ اور تعلیق المجد مین ہے امام رسلہ فھی مقبول
فان مراسیل الحسن معتمدۃ اور یہ جو مین نے لکھا ہے کہ ابوداود جس حدیث پر
سکوت کرتے ہین وہ اونکے نزدیک صحیح ہوتی ہے اسپر آپ یون معترض ہین کہ
یہ ابوداود پر بہتان ہے اسکا جواب سنیے کہ حافظ ابن صالح نے مقدمہ مین

ابوداؤد کا یہ قول نقل کیا ہے ما کان فی کتابی من حدیث فیہ وھن شدید
فقد بینتہ وما لم اذکر فیہ شیئاً فہو صالح وبعضہا اصح من بعض اس
قول سے کما حقہ ثابت ہے کہ ابو داؤد جس حدیث پر سکوت کرتے ہین وہ انکے
نزدیک صالح ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ حدیث صالح کم سے کم درجہ حسن رکھتے اور حدیث
حسن پر صحیح کا اطلاق درست ہے کما فی ظفر الامانی اور عند الحنفیہ تعلیماً زور سے
آمین وغیرہ پڑھنے کا جواز ہدایہ کے حاشیہ کے اس عبارت سے جو قرأت بسم اللہ کے باب
مین ہے ثابت ہے وارتکاب المکروہ لاجل التعلیم لیس بمکروہ اور مین نے
جو بہتیرے احادیث آمین بالجہر نقل کرکے یہ لکھا ہے کہ انکے علاوہ کوئی حدیث کہین نظر
سے نہین گزری اسکے جواب مین آپ نے دارمی وغیرہ کی حدیثین نقل کردی
ہین یہ آپ کی فہم مبارک کی خوبی ہے یہ تو وہی وائل بن حجر اور عطا کی حدیثین ہین
جنکو مین نے بحوالہ ابوداؤد وغیرہ نقل کیا ہے۔ پھر نئی حدیثین کیونکر ہوگئین۔
اور مصنف ابن ابی شیبہ کے اثر مین جو آپ نے یہ دعوے کیا ہے کہ اسمین مطرف بن
طریف عراقی ہین نہ مطر بن میمون "فذرا اسکی دلیل ارشاد ہو کہ یہ نہین وہ ہین اور
سنن کبرے بیہقی اور مستدرک حاکم کی حدیثون کی نسبت جو یہ ارشاد ہوا ہے کہ یہ
روایت مدینہ منورہ کے کتبخانہ قبہ محمودیہ سے مین نے نقل کی تھی "امین پوچھتا ہون
کہ کیا جس سے آپ نقل کیجئے اوس سے دوسرا شخص نقل نہین کرسکتا ہر سال ہندوستان
سے ہزارون آدمی حرمین شریفین جاتے ہین پھر وہا کے نسخون سے نقل لینا کون سی
مشکل بات ہے آپ دور کیون جاتے ہین مین ہندوستان ہی مین بتائے دیتا ہون۔
سنن کبرے بیہقی کی اکثر جلدین رامپور کے کتبخانہ مین اور پوری جلدین پشاور کے
کتبخانے مین ہین۔ اور مستدرک حاکم کے چند نسخے ہندوستان مین ہین چنانچہ مین پہلے
نسخہ حرکب مین اس کتاب سے مشرف ہوا ہون مسند ابن راہویہ کا پتہ اگر آپکو نہین ملتا

تو مجھسے سنئے کہ قاہرہ کے کتبخانہ مین یہ کتاب موجود ہے۔ دیکھیے احسان فراموشی نکیجیے گا
ذرا میری تلاش کی داد دیجیئے گا من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کو بھول نجائیگا۔ بیہقی نے
جو شعبہ کی حدیث رفع صوت روایت کی ہی جسکا ذکر علامہ ابن قیم نے اعلام الموقعین مین
کیا ہی مین نے اوسکی نسبت لکھا ہی کہ مجھکو اسکی صحت مین کلام ہی آپ کو غالبًا سند تو معلوم نہین
اور بے تامل صحیح ہونیکا حکم لگا دیا۔ دیکھیے بیہقی نے سنن کبری مین یون روایت کی ہے
اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ فی الفوائد الکبیر لابی العباس فی حدیث شعبہ
قال ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا ابراھیم بن مرزوق البصری ثنا
ابو الولید ثنا شعبۃ عن سلمۃ بن کہیل قال سمعت حجرًا ابا العنبس یحدث
عن وائل الحضرمی انہ صلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین
قال آمین رافعًا بھا صوتہ دیکھیے اسمین ابراہیم بن مرزوق بصری واقع ہوے
ہین تقریب مین لکھا ہی ابراھیم بن مرزوق بن دینار الاموی البصری
نزیل مصر ثقۃ عمی قبل موتہ فکان یخطی ولا یرجع ذرا اس آخر کے ٹکڑے
کو ملاحظہ فرمائیے اور سرگرم بیان ہوجیے اور شعبہ کا دو سندون سے روایت کرنا اسطرح
ہے کہ حدیث خفض بواسطہ سلمہ عن حجر عن علقمہ عن ابی وائل روایت کی اور حدیث
رفع صوت بواسطہ سلمہ عن حجر عن ابی وائل ایک مین علقمہ کا واسطہ ہی اور دوسرے
مین نہین پہلی روایت ترمذی وغیرہ مین موجود ہی اور دوسری روایت سنن کبرے
مین جسکی صحت مین مجھے کلام ہی افسوس ہی کہ آپکی نظر بالکل تنگ ہی اور بات بات مین
انکار کرتے ہین یہے آپ کی اکثر باتون کا جواب باصواب ہوچکا اب جو باتین رہگئی
ہین وہ ایسی ہین کہ ہر ذیعلم خود میری کتاب حبل المتین سے اونکا جواب دیسکتا ہے
اسکے علاوہ مین خود باطمینان انشاء اللہ آپ کی ہر تقریر کا جواب لکھونگا اوسوقت آپ
بخوبی ظاہر ہوجائیگا کہ آپ کو علم حدیث سے کس قدر بیخبری ہے۔

تتمہ

اب چلتے چلاتے اتنا تو ضرور کہونگا کہ مین نے جو یہ دعوے کیا ہی کہ خلفاء اربعہ رض مین سے
کسیکا آمین بالجہر کہنا اثر صحیح کیا معنی اثر ضعیف سے بھی ثابت نہین دیکھیے اسکے خلاف
آپ ثابت نکر سکے اسکے علاوہ عقلی طور پر جو مین نے ترک جہر آمین کی دلیل پیش کی ہے
کہ نماز جہریہ دن رات مین تین وقت پڑھی جاتی ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہریہ
مین زور سے آمین کہتے ہوتے تو یہ واقعہ پوشیدہ رہنے کا نہ تھا بلکہ طشت ازبام ہو جاتا کیونکہ
صحابہ و تابعین ہرگز مختلف نہوتے ابوہریرہ رض کو کبھی ترک آمین کی شکایت کی نوبت ہی
نہ آتی - کیونکہ ہر شخص دیکھتا دیکھی زور سے آمین کہتا اور سنت نبوی کو جاری رکھتا - یہ
وہ بات تھی جسمین اختلاف کی صورت ہی ممکن نہ تھی مثلاً امریکہ مین اگر کوئی عالم جائے
اور لوگون کو مسلمان بنائے اور وہان برابر نماز جہریہ مین ثنا کو زور سے پڑھے تو ہرگز اوسکے
مرید مختلف نہونگے اور دیکھا دیکھی ہر شخص زور سے ثنا پڑھیگا - پس غور کرنے سے عقلی
طور پر بھی ضرور ثابت ہو جاتا ہی کہ آنحضرت صلعم نے یا تو کبھی زور سے آمین نہین کہی یا
اگر کبھی ہی تو احیاناً اور اکثر آپ نے آہستہ ہی کہی ہے جس سے استمرار ترک جہر آمین بخوبی
ثابت ہوتا ہی میری اس تقریر کا بھی کچھ جواب آپ سے نہو سکا اور دبی زبان سے تکبیر
کا واقعہ لکھکے کھا بدسے جناب والا ذرا صاف فرمائیے تو قلعی کھلے - بات تو یہ ہی کہ آپ
حضرات تعصب سے نمانین یہ امر آخر ہی ورنہ عقلاً و نقلاً ہر طرح آمین بالسر کو ترجیح ہی جسکا
تفصیلاً بیان حبل المتین مین موجود ہی یہی وجہ ہی کہ جب سے یہ رسالہ چھپا ہی اکثر لوگون کے خیالات
الٹ گئے آمین بالسر کی قوت کے قائل ہوگئے - اور جواب جواب الجواب سے تو اور بھی آپ
کی رہی سہی بات جاتی رہی - اور بخوبی قلعی کھل گئی - تمام طور پر لوگون کو معلوم
ت
قائلین بالجہر کے پاس آمین بالسر کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کا کوئی معقول جواب نہین

والحمد للہ علی ذلک ط

دار الحدیث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

یہ تو ظاہر ہے کہ حدیث مین پہلے بلوغ المرام یا مشکوۃ شریف پڑھائی جاتی ہے اور انکے مولف شافعی المذہب تھے۔ ان کتابون مین زیادہ وہی حدیثین ہین جو مذہب امام شافعی رح کے موئد اور مذہب حنفی کے خلاف ہین۔ اوسپر طرہ یہ ہوتا ہے کہ اکثر معلم درپردہ غیر مقلد ہوتے ہین۔ بیچارے اکثر طلبہ یہ ابتدائی کتابین پڑھکر مذہب حنفی کیطرف بد عقیدہ ہوجاتے ہین پھر جب صحاح ستہ کی نوبت آتی ہے تو اونکے خیالات اور بھی بدلجاتے ہین۔ علمائے حنفیہ نے کوئی ایسی کتاب قابل درس تالیف ہی نہین کی کہ جسمین مختلف کتب احادیث کی وہ حدیثین ہون جن سے مذہب حنفی کی تائید ہوتی ہو پھر بیچارے طلبہ ابتدا مین پڑھین تو کیا اور اونکے عقائد درست رہین تو کیونکر۔ آخر بیچارے غیر مقلد نہون تو کیا ہون۔ فقیر نے انھین خیالات سے حدیث شریف مین آثار السنن نام ایک کتاب کی بنائے تالیف ڈالی ہے اور ارادہ ہے کہ کتب متداولہ کے علاوہ عرب وعجم کے نایاب کتب احادیث سے حدیثین انتخاب کرکے جمع کرون اور حاشیے پر اسناد لکھدون السعی منی والاتمام من اللہ۔

مین نے اس متبرک کام کیلئے عظیم آباد مین دار الحدیث قائم کی ہے جس سے غرض یہ ہے کہ درس احادیث کے ساتھ ہندوستان کے نامی کتبخانون سے کتب احادیث کی فراہمی کا سامان کیا جائے۔ اور جو نایاب کتابین کتبخانون سے باہر نکل نہین سکتین وہان خود جاکر اونمین سے حدیثین انتخاب کیجائین۔ ظاہر ہے کہ اس اہم کام کے لیے سرمایۂ وافر درکار ہے بغیر توجہ قوم وارکین ریاست صرف میری محنت کافی نہین ہوسکتی۔ مگر ہمارے احناف کا جوش مذہبی اور ہندوستانی ریاستون کی فیاضی ہمین یقین دلاتی ہے کہ انشاء اللہ تعالی دار الحدیث کو ضرور کافی مدد ملیگی اور ہمارا حوصلہ روز بروز بڑھتا جائیگا۔ اور ہم ضرور کامیاب ہونگے۔ امید کہ جن صاحب کے پاس حدیث شریف کی کوئی نایاب کتاب ہو وہ اس سے فقیر کو مطلع فرمائین۔

خادم حدیث نبوی ابو الخیر محمد ظہیر احسن شوق نیموی شہر عظیم آباد پٹنہ۔ شاہ کی املی